بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۳

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ✕ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر — یوم چہار شنبہ

جلد ۳۱ | ۲۱ ماہ وفا ۱۳۲۲ھ ش | ۱۸ رجب ۱۳۶۲ھ | ۲۱ جولائی ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۷۰

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۸ ماہ وفا ۱۳۲۲ھ ش۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں کہ :۔

"حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اس وقت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ کل شام کو زیادہ سے زیادہ ٹمپریچر ۹۸٫۸ ہوا۔ رات کو نیند اچھی آگئی۔ کھانسی اور زکام میں کمی ہے"

ڈلہوزی ۲۰ ماہ وفا ۱۳۲۲ھ ش۔ آج حضور کے متعلق بذریعہ فون یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ کل حضور کو ۹۹٫۲ تک حرارت ہوگئی تھی۔ لیکن اکثر وقت ۹۹ سے کم رہی۔ آج ۹ بجے صبح ۹۷٫۸ درجہ ٹمپریچر ہے کھانسی میں پہلے سے کمی ہے۔ رات نیند اچھی آگئی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد اور نزلہ کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کیلئے دعا کریں۔

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر بخیر و عافیت مع اہل و عیال امرتسر زنانہ ہسپتال سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

افسوس ہے میاں شمس الدین صاحب بھاگلپوری کی بڑی لڑکی زینب صاحبہ ...

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۸ رجب ۱۳۶۲ھ

ایک معاندِ احمدیت کی عبرتناک رُسوائی

"مجلس احرار اسلام ہند کے واحد ترجمان" (الفضل سہارنپور ۹ جولائی) میں حسب ذیل اعلان شائع ہوا ہے :۔

"لاہور۔ علاقہ چکڑالہ۔ ڈھوک غزنی تھمے والی۔ لاوہ کوٹ قاضی۔ ڈھنہ۔ سکھر وغیرہ سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مولوی عنایت اللہ چشتی جو پہلے جماعت کے ماتحت قادیان میں کام کرتا تھا۔ اور جماعت سے نکال دیا جا چکا ہے۔ سادہ لوح مسلمانوں کو فریب دیکر احرار کے نام پر غلہ اور چندہ جمع کر رہا ہے۔ علاقہ مذکورہ کے کارکنان احرار کا فرض ہے۔ کہ ہر جگہ پہنچکر مسلمانوں کو سمجھائیں کہ کوئی مسلمان مولوی مذکور کو احرار کے نام پر چندہ نہ دے"

مولوی عنایت اللہ کا انجام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت ہے۔ قادیان میں غیر احمدی مسلمانوں کو اپنے پیچھے لگا کر سالہا سال تک جماعت احمدیہ کے خلاف ایک خطرناک فتنہ کی قیادت اور اس لحاظ سے گویا شاندار خدمات سرانجام دینے کے بعد اس شخص کا بیک بینی و دوگوش خود مجلس احرار کے ہاتھوں ہی قادیان سے نکالا جانا۔ احراریوں کا اسے اپنی مجلس سے خارج کرنا۔ اور کئی سال تک "امیر مجلس احرار قادیان" کہلانے کے بعد اب اس طرح دربدر غلہ اور چندہ جمع کرتے پھرنا۔ اور بغیر کسی استحقاق کے "سادہ لوح مسلمانوں کو فریب دے کر کرنا" یہ سب واقعات ایک خشیت اللہ رکھنے والے انسان کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہیں۔ قادیان میں آنے کے تھوڑا ہی عرصہ بعد اس شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ایک نہایت ہی توہین آمیز ٹریکٹ شائع کر کے احمدیوں کو خون کے آنسو رلایا تھا۔ اور آج خود انہی لوگوں کی طرف سے جنہیں خوش کرنے کے لئے وہ یہ سب کچھ کر رہا تھا۔ اس کو فریب کا خطاب ملنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدہ اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ کی صداقت کا بین ثبوت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توہین تو وہ کیا کر سکتا تھا۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور علیہ السلام پر درود بھیجنے والوں کی تعداد میں انکی مخالفت کے زمانہ کی نسبت ہزاروں کا اضافہ ہو۔ احمدیت آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اس زمانہ کی نسبت بہت زیادہ طاقتور ہے۔ لیکن اسے مٹانے کے لئے جو شخص بڑے بڑے ارادوں اور منصوبوں کے ساتھ یہاں آیا تھا۔ اس کا انجام اور عبرتناک انجام سب کے سامنے ہے۔ انکی آج وہ عزت ہرگز نہیں جو چند سال قبل اسے حاصل تھی۔ اور آج وہ اس طاقت اور جتھے سے بالکل محروم ہے۔ جس کے بل پر وہ احمدیت کو مٹا دینے کا دعویٰ کرتا تھا۔ یہ فرق حصول ہدایت کا کافی سامان اپنے اندر رکھتا ہے۔ چند سال قبل اسکے نام کیساتھ حضرت کا اعزاز استعمال ہوتا تھا۔ مگر آج اسکا ذکر جس انداز میں الفضل میں ہوا ہے۔ وہ سب کے سامنے ہے۔ کاش کوئی غور کرے اور فائدہ اٹھائے۔

زندہ دلانِ لکھنؤ کی قدیم روایات

اقوام عالم میں اس وقت جو خوفناک کشمکش اور میدان ترقی میں ایک دوسری کو بڑھ جانے کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔ ملک ملکوں پر اور قومیں قوموں پر چڑھ رہی ہیں۔ اور پہاڑوں کی صورت میں ایک دوسری سے ٹکراتی ہوئی مدمقابل کو پیس ڈالنا چاہتی ہیں۔ اس مسابقت کے دیوتا کے قدموں پر لاکھوں انسان قربان کئے جا چکے ہیں۔ اور ابھی معلوم نہیں اور کتنے ہوں گے۔ دنیا کی بیشبہا دولت اور اربوں ارب روپیہ محض ایک دوسرے کو تباہ کرنے کے لئے بے دریغ ضائع کیا جا رہا ہے۔ بڑے بڑے عالی دماغ نئی نئی کلیں اور نئے نئے اسلحہ کی ایجاد کی فکر میں ہیں۔ صناع اور کاریگر اپنی قومی حفاظت کے لئے اپنا خون پسینہ ایک کر رہے ہیں۔ اور عوام بڑے شوق سے فوجوں میں بھرتی ہو چکے یا ہو رہے ہیں۔ حتی کہ عورتیں بھی فوجی خدمات بجا لا رہی ہیں۔ گویا قوم کا ایک ایک فرد اس جدوجہد اور کشمکش میں پوری سرگرمی کے ساتھ اپنا حصہ ادا کر رہا ہے۔ اور باقی سب مشاغل نظر انداز کر دئے گئے ہیں

ہندوستان میں ضروریات زندگی کی گرانی اور کمیابی نے لوگوں کو کافی حد تک پریشان کر رکھا ہے۔ لیکن معزز معاصر حقیقت (۱۶ جولائی) سے یہ معلوم کر کے ہمیں سخت حیرت اور افسوس ہوا۔ کہ زندہ دلان لکھنؤ میں غیر معمولی گرانی اور افلاس کی وجہ سے بھی کوئی پریشانی اور انتشار نہیں ہوا۔ جس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ وہ اپنی روایات قدیم اور اپنے محبوب مشاغل بٹیر بازی۔ کبوتر بازی اور مرغ بازی میں اسی طرح اپنا وقت اور روپیہ صرف کر رہے ہیں۔ جس طرح شاہان اودھ کے زمانہ میں ہوتا تھا۔ معاصر نے ایک "پالی" کا بھی ذکر کیا ہے۔ جو پندرہ سو روپیہ میں طے کی گئی۔ اور جسے دیکھنے کے لئے قریباً اڑھائی ہزار آدمی جمع ہوئے۔ اور اس "پالی" کی تمام دلچسپ تفصیل لکھی ہے۔ جسے بخوف طوالت ہم نظر انداز کرتے ہیں۔ اس سے قبل بھی چند روز ہوئے۔ معاصر حقیقت نے اسی قسم کے مکروہ مشغل کا ذکر کیا تھا۔ ایسے نازک زمانہ میں اس طرح روپیہ اور وقت کا ضیاع ہر شخص کے لئے تکلیف دہ ہے۔ لیکن یہ دیکھکر کہ ان زندہ دلان لکھنؤ میں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ دل رنج و افسوس کے ساتھ بھر جاتا ہے۔

ایسے لوگ جن کی ذہنیتیں اس قسم کی ہو چکی ہیں۔ کہ دنیا پر شدید سے شدید آفات اور تفکرات و پریشانیوں کے بادل بھی ان کو مکروہ اور بے معنے مشغل سے روک نہیں سکتے۔ ان کے متعلق یہ خیال کرنا کہ ان کی اصلاح کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف کسی مرسل و مامور کی بعثت کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور علماء کے وعظ و نصائح اور بعض اخبارات کے چند آرٹیکلز ان کو راہ راست پر لے آئیں گے۔ انتہائی سادگی ہے۔

۲۵ جولائی ۱۹۴۳ء بروز اتوار یوم التبلیغ برائے مسلم احباب مقرر ہے۔ دوست اچھی طرح نوٹ کرلیں (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

احمدیہ کمپنیوں کی بھرتی

اس سے قبل اعلان کیا گیا تھا۔ کہ احمدیہ کمپنیوں کے لئے مزید ۹۰ ریکروٹوں کی ضرورت ہے۔ لیکن تازہ اطلاع کے مطابق اب ۱۰۸ ریکروٹوں کی ضرورت ہوگی۔ احمدیہ کمپنیوں میں بھرتی کی اہمیت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کئی دفعہ واضح فرما چکے ہیں۔ جماعت ہائے احمدیہ کے عہدہ داران کا فرض ہے۔ کہ وہ اس ضروری کام کی طرف فوری توجہ کریں۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں احمدی نوجوانوں کو بھرتی کے لئے تیار کریں۔ یہ تسلی کرلینے کے بعد کہ وہ طبی لحاظ سے بھرتی کے قابل ہیں ان کو قادیان بھجوادیا جائے۔ افسران کی طرف سے تاکید ہے کہ اس تعداد کو بہت جلد پورا کیا جائے۔ مرزا شریف احمد اسسٹنٹ ریکروٹنگ افسر لاہور ایریا

(ساکن ٹھیالہ تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور) کچھ عرصہ سے اپنی ڈیوٹی سے بغیر اجازت غیر حاضر ہیں۔ یہ معلوم نہیں ہوسکا۔ کہ وہ کہاں ہیں۔ لہٰذا جس دوست کو ان کا پتہ لگے وہ فوراً ان کو اس اعلان کی اطلاع دے دیں۔ اور ان کو یہ پیغام پہونچادیں۔ کہ وہ فوراً اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہوجائیں۔ ورنہ سخت ایکشن لیا جائے گا۔ نیز مجھے ان کے مکمل پتہ سے اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ انچارج تحریک جدید

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے پیغام پر لبیک جماعت احمدیہ انبالہ شہر کے ایک غیر معمولی جلسہ میں موضع بھابڑی میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی جلسہ کے اختتام پر معزز احمدی افراد پر حملہ کے خلاف افسوس اور رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ نیز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی آواز پر خلوص دل سے لبیک کہتے ہوئے وقار احمدیت کے تحفظ کے لئے ہر قربانی پر ہر وقت تیار رہنے کا فیصلہ کیا گیا۔ سیکرٹری تبلیغ انبالہ شہر

اخبار احمدیہ

میاں محمد لطیف صاحب کے لئے درخواست دعا میرے بھائی فلائٹ لیفٹننٹ میاں محمد لطیف صاحب کے متعلق بہت سے احباب کیطرف سے ابھی تک خطوط کے ذریعہ دریافت کیا جارہا ہے۔ فجزاھم اللہ فی الدارین خیراً۔ ہمیں تاحال عزیز موصوف کے متعلق کوئی پتہ نہیں چلا۔ جماعت کے بعض بزرگان نے ہمیں عزیز کی صحت و سلامتی کے متعلق مبشر خواب لکھے ہیں۔ اور کئی احباب نے زبانی بھی اس قسم کے متعلق تسلی دینے والے خواب سنائے ہیں۔ خدا تعالےٰ اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ ان تمام خوابوں کو مبشر ہی بنائے۔ اور احباب جماعت کی ہمدردانہ دعاؤں کو قبول فرماکر ہمارا بھائی ہم سے ملائے آمین۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ عزیز کے لئے بدستور دعائیں جاری رکھیں۔ شریف احمد ابن میاں محمد شریف صاحب ای۔ اے سی (ریٹائرڈ)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ایک ضروری ارشاد

نکاح کے بارے میں غیر مشروع شرط باطل اور غیر مقبول ہوگی

نکاح کے وقت فریقین میں بعض غیر مشروع شرائط طے کی جاتی ہیں اور پھر ان کی عدم تعمیل کی وجہ سے مقدمات دارالقضا میں آتے ہیں۔ چنانچہ اسی قسم کی شرائط کی عدم تعمیل پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ایک مقدمہ میں مندرجہ ذیل ارشاد فرمایا ہے۔

"جبکہ میں تین سال ہوئے فیصلہ کرچکا ہوں۔ کہ جدید نکاحوں میں کوئی شرط جس کا دین سے تعلق نہ ہو۔ اور مہر کے علاوہ ہو ہماری قضا میں تسلیم نہ کی جائے گی جس نے ایسی شرط کروائی ہو اسے کوئی فائدہ نہ پہونچے گا کیونکہ قضا اسے رد کردے گی"

ناظر امور عامہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کے لئے دعا و صدقہ جماعت احمدیہ انگریسٹیٹ (اڑیسہ) نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے لئے اجتماعی و انفرادی دعا کی۔ اور ایک بکرا صدقہ کیا۔ نیز اور صدقہ بھی جمع کیا جارہا ہے۔ خاکسار صمصام الدین احمد

تلاش عزیز میرا چھوٹا بھائی عبدالخالق جماعت ہفتم ۱۰ جولائی سے کہیں چلا گیا ہے۔ کسی دوست کو پتہ لگے تو مجھے اطلاع دے یا پہنچا دے اخراجات کے علاوہ انعام بھی پیش کیا جائے گا۔ حلیہ یہ ہے۔ عمر ۱۴ سال قد ۴ فٹ ۶ انچ۔ جسم دبلا پتلا۔ رنگ گندمی۔ سرخ قمیص اور سلوار پہنے ہوئے ہے۔ خاکسار رفیق احمد فورتھ ایر سٹوڈنٹ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس روم ۲۹ میڈیکل کالج ہوسٹل لاہور

درخواست ہائے دعا (۱) ملک حبیب اللہ خان صاحب لاہور کا لڑکا ظہیر الدین سخت بیمار ہے (۲) محمد یوسف صاحب جنگی خدمات پر ہیں۔ (۳) چودہری علی قاسم صاحب انصر پسر چوہدری ابوالہاشم صاحب ایم۔ اے بعارضہ خونی پیچش بیمار ہیں (۴) مولوی ذکاء اللہ صاحب پسر عبدالحکیم صاحب دارالرحمت کی آنکھ میں سخت زخم ہے (۵) شیخ حبیب اللہ صاحب ایرانی بوجہ بخار بیمار ہیں (۶) ملک ظفر احمد صاحب پونا میں بعارضہ ملیریا بیمار ہیں (۷) اہلیہ صاحبہ حافظ سین الحق صاحب شمس امرتسر پانچ ماہ سے بیمار ہیں (۸) جمیل احمد صاحب برادر مولوی شریف احمد صاحب معلم مدرسہ احمدیہ دو ماہ سے بیمار ہیں (۹) برادر مکرم ڈاکٹر محمد لطیف صاحب دہلی کو پہلے سے افاقہ ہے۔ احباب انکی صحت کیلئے دعائیں جاری رکھیں

ولادت شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ مشرقی افریقہ کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ احباب مولودہ کی درازی عمر و صحت کے لئے دعا فرمائیں

بھینی شرق پور میں جلسہ جماعت احمدیہ بھینی شرق پور ضلع شیخوپورہ کا جلسہ بتاریخ ۲۳۔۲۴ جولائی ۴۳ء منعقد ہوگا۔ احباب جماعت بھینی شرق پور کی خواہش ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں احباب اس موقعہ پر تشریف لائیں قیام و طعام کا انتظام مقامی جماعت کے ذمہ ہوگا۔ مرکز کی طرف سے علماء سلسلہ بھی شامل ہوں گے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

ایک ضروری اعلان فضل احمد صاحب مالی کوٹھی دارالحمد ساکن کولیاں علاقہ بیٹ (ضلع گورداسپور) اور محمد شفیع صاحب مالی ناصر آباد سٹیٹ سندھ

امتحان دعوۃ الامیر کی تاریخ میں تبدیلی ــــ یکم ظہور بجائے ۲۵ وفا جولائی خاکسار مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کا ایک بصیرت افروز مکتوب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی حقیقت

ڈاکٹر حسن علی صاحب گوجرانوالہ (پیغامی) نے ایک خط حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کی خدمت میں تحریر کیا تھا۔ جو حضرت نواب صاحب موصوف نے اپنے جواب کے ساتھ بغرض اشاعت ارسال کیا ہے۔ جو درج ذیل ہے۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

محترم قبلہ نواب محمد علی خاں صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ جناب [illegible] نہایت مودبانہ گذارش ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ [illegible] عالیہ میں بفضل خدا نہ صرف جناب پرانے صحابی مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ بلکہ حضور کی دامادی کا فخر بھی جناب کو حاصل ہے۔ سلسلہ کی مالی اعانت کے علاوہ آپ جماعت میں صاحب الرائے بزرگ ہیں۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف ازالہ اوہام مطالعہ کی ہے۔ اس کے حصہ دوم میں حضور علیہ السلام نے جناب کی ذیل عبارت لکھی تھی۔

"ابتداء میں گو میں آپ کی نسبت نیک ظن ہی تھا۔ لیکن صرف اس قدر کہ آپ اور علماء اور مشائخ ظاہری کی طرح مسلمانوں کے تفرقہ کے مؤید نہیں ہیں۔ بلکہ مخالفان اسلام کے مقابل پر کھڑے ہیں۔ مگر الہامات کے بارے میں مجھ کو نہ اقرار تھا نہ انکار۔ پھر جب میں معاصی سے بہت تنگ آیا۔ اور ان پر غالب نہ ہو سکا۔ تو میں نے سوچا کہ آپ نے بڑے بڑے دعوے کئے ہیں۔ یہ سب جھوٹے نہیں ہو سکتے ہیں۔ تب میں نے بطور آزمائش آپ کی طرف خط و کتابت شروع کی جس سے مجھ کو تسکین ہوتی رہی۔ اور جب قریباً اگست میں آپ سے لدھیانہ ملنے گیا۔ تو اس وقت میری تسکین خوب ہو گئی۔ اور آپ کو ایک باخدا بزرگ پایا۔ اور بقیہ شکوک کا رنگ پھر بعد کی خط و کتابت میں میرے دل سے بکلی دھویا گیا۔ اور جب مجھے یہ اطمینان دیا گیا۔ کہ ایک ایسا شیعہ جو خلفائے ثلثہ کی کسر شان نہ کرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو سکتا ہے۔ تب میں نے آپ سے بیعت کر لی۔ اور اب میں اپنے آپ کو نسبتاً بہت اچھا پاتا ہوں۔ اور آپ گواہ رہیں کہ میں نے تمام گناہوں سے آئندہ کے لئے توبہ کی ہے۔ مجھ کو آپ کے اخلاق اور طرز معاشرت سے کافی اطمینان ہے کہ آپ ایک سچے مجدد اور دنیا کے لئے رحمت ہیں۔"

قصہ مختصر۔ جناب والا نے حضرت مسیح موعود کو باخدا بزرگ۔ مجدد تسلیم کر کے بیعت کی تھی۔ اور جس سے جناب کو انکار نہیں ہے۔ بلکہ اس کا اقرار ہے۔ پس یہ مجدد جو تجدید دین اسلام کے لئے آتا ہے اس کا ماننا ضروری ہوتا ہے۔ اور اس کے نہ ماننے سے سلب ایمان ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ وہ خدا کے ساتھ ہمکلام ہوتا ہے۔ اور وہی ولایت سے وہ انعام حاصل کرتا ہے۔ جس کا وعدہ بوجہ اتباع حضرت محمد رسول اللہ صلعم اُمت مسلمہ میں تا قیامت موجود رہے گا۔ اور یہ مجدد اپنے زمانے میں مرسل مامور فرستادہ اور امام ہوتا ہے۔ اور یہ مسلمانوں کا فرض ہوتا ہے۔ کہ اس پر ایمان لاوے۔ اور جو ایمان نہ لاوے وہ فاسق ہوتا ہے۔ ایک سچی شہادت کی موجودگی میں ادھر اُدھر پھرنا مومن کا کام نہیں ہے۔ اور نیز شہادت کو چھپانا ظاہر کرتا ہے۔ کہ دل میں گناہ کی مرض ہے۔ پس خدا تعالےٰ جناب والا کو اس قسم کی مرض یا کمزوری سے محفوظ رکھے۔ میرا مطلب مختصر یہ ہے۔ کہ اس وقت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کے وقت میں جو نئے عقائد بمقابل حضرت مسیح موعود علیہ السلام تراشے گئے ہیں۔ اور ان کی جماعت ان کو مانتی ہے دراصل وہ مسیح موعود کی اصل تعلیم سے انحراف کرتی ہے۔ پس اس عریضہ کے ذریعہ سے جناب والا کی توجہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصل دعویٰ مجدد کی طرف مبذول کرانے کے لئے معروض ہوں۔ امید ہے حضرت مسیح موعود کے ان پاک الفاظ پر غور فرمائیں گے۔ تاکہ ہم سب کا بھلا اس میں ہو۔ آپ چوٹی کے صحابی ہیں۔ اور آپ کی سچی شہادت تا قیامت قائم رہیگی خدا کرے آپ اپنے اقرار پر قائم ہوں۔ میں اپنا ایک اشتہار خدمت عالی میں روانہ کرتا ہوں۔

شہادت حضرت نورالدین علیہ رحمت

مندرجہ ازالہ اوہام حصہ دوئم

مرزا جی اس صدی کے مجدد ہیں اور مجدد اپنے زمانہ کا مہدی اور اپنے زمانے کی شدت مرض میں مبتلا مریضوں کا مسیح ہوا کرتا ہے۔ اور یہ امر بالکل تمثیلی ہے۔ جیسے مرزا جی اپنی الہامی رباعی میں ارقام فرما چکے ہیں۔

کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اس مسیح کے
جس کی مماثلت کو خدا نے بتا دیا
حاذق طبیب پاتے ہیں تم سے یہی لقب[1]
خوبوں کو بھی تو تم[2] نے مسیحا بنا دیا

والسلام۔ دعا گو حسن علی گورنمنٹ پنشنر سب اسسٹنٹ سرجن گوجرانوالہ"

اس خط کے جواب میں حضرت نواب صاحب نے حسب ذیل مکتوب ارسال فرمایا ہے:۔

دارالسلام ۔ دارالامان قادیان ۱۷ ۷/ ۴۳ء

ڈاکٹر صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ کا خط مورخہ ۲۹ رجون ۱۹۴۳ء مجھے ملا۔ جواباً عرض ہے۔ کہ میرا مسلک سیدھا سادا ہے۔ اس لئے مجھے کسی بات میں جھجک نہیں ہوتی ؎

فاش میگویم و از گفتہ خود دلشادم
بندہ عشقم و از ہر دو جہاں آزادم

پہلے سے میں سخت آزاد ہوں۔ اور جو بات مجھے صحیح معلوم ہوئی۔ اس کو کہنے یا اس پر عمل میں مجھے جھجک نہیں ہوئی۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جس وقت بیعت کی ہے۔ میری حالت ایک صاف زمین کی سی تھی۔ جس پر سے پرانے عقائد کا اثر دور ہو چکا تھا جو کچھ ازالہ اوہام میں آپ نے میری عبارت کو پڑھا ہے۔ وہ میری اس وقت کی کیفیت تھی۔ اور شیعیت کے متعلق جو میری حالت باقی رہ گئی تھی وہ تھی۔ میں اس وقت اہل حدیث متبع سر سید احمد خاں بھی تھا۔ مگر یہ سب تحقیقی حالت میں تھے۔ چنانچہ سر سید احمد خاں کا وہ اثر جو پہلے تھا۔ بعد میں ویسا نہ رہا۔ اور نہ وہابیت کا۔ کیونکہ مستقل طور سے کوئی مسلک اختیار نہ کیا تھا مگر بعد میں بہت سے تغیرات آتے رہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خط و کتابت کر کے دلائل سے مانا اور میں نے آپ کو ایک راستباز انسان تسلیم کر کے مانا اور جب آپ کو میں نے راستباز مان لیا۔ پھر آپ نے جو بھی دعوے کیا اس کو تسلیم کیا۔ آپ کا ازالہ اوہام کے وقت مجددیت کا دعوے تھا۔ میں نے آپ کو مجدد مانا باقی رہی یہ بات کہ میں نے آپ کے مجدد ہونے پر بیعت کی۔ یہ غلط ہے۔ میں نے حضرت اقدس کی بیعت آپ کو راستباز مان کر کی۔ آپ نے کہا۔ کہ میں مجدد ہوں۔ اس لئے میں نے کہا اٰمنا۔

میں نے پہلے ۱۸۹۰ء میں غالباً ستمبر یا اکتوبر تھا۔ کہ تحریری بیعت کی تھی۔ اور پھر بعد میں غالباً ۱۸۹۱ء یا ۱۸۹۲ء میں قادیان جا کر دستی بیعت کی۔ تحریری بیعت کے بعد یعنی ماہ بعد حضرت نے مثیل مسیح ہونیکا دعویٰ کیا اور دستی بیعت سے پہلے یہ دعویٰ فرما چکے تھے۔ اور اس وقت مسیحیت کا دعویٰ حضرت فرما چکے تھے۔ اور ہم مسیح موعود تسلیم کر چکے تھے۔ مگر بیعت نہ مجددیت پر کی، نہ مسیحیت پر۔ بلکہ یہ کہ احمد کے ہاتھ پر کی تھی۔ اور انہی الفاظ سے آپ تمام عمر بیعت لیتے رہے اور آخر تک لیتے رہے۔ ہم نے کیا کیا ؟ یہی کہ آپ کو راستباز مانا۔ آپ نے کہا میں مجدد ہوں۔ ہم نے کہا آمنا ! آپ نے فرمایا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ ہم نے کہا اٰمنا۔ آپ نے فرمایا میں مہدی مسعود ہوں ہم نے کہا اٰمنا آپ نے فرمایا میں ظلی نبی ہوں۔ ہم نے کہا اٰمنا آپ نے مجازی نبی کہا ہم نے اٰمنا ہی کہا آپ نے کہا ؎

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب

ہم نے اس پر بھی اٰمنا کہا۔ آپ نے فرمایا میں نبی ہوں۔ ہم نے کہا اٰمنا آپ نے ارشاد فرمایا کہ تشریعی نبی نہیں بلکہ متبع نبی ہوں۔ ہم نے کہا اٰمنا۔ آپ نے فرمایا میں نے کبھی نبی ہونے سے انکار نہیں کیا۔ بلکہ میرا انکار صرف شرعی نبی ہونے سے تھا۔ یعنی میں شریعت لانے والا نبی نہیں۔ بلکہ محمد رسول اللہ کا متبع نبی ہوں ہم نے اس پر بھی اٰمنا کہا۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے نبوت کا درجہ اتباع محمد رسول اللہ اور فیضان محمد رسول اللہ سے ملا ہے۔ میں غلام ہوں محمد رسول اللہ آقا ہیں۔ ہم نے کہا اٰمنا آپ نے فرمایا میرا خیال تھا جیسا کہ عام خیال ہے۔ کہ اب نبی نہیں آ سکتا مگر مجھے متواتر وحی سے مجبور ہونا پڑا۔ اس لئے میں کہتا ہوں

[1] یہی خطاب [2] تم

کہ میں نبی ہوں۔ اور امت محمدیہ میں پہلے مجددین پر نبی کا لفظ نہیں بولا گیا۔ یہ شرف محض مجھے ہی عطا فرمایا گیا ہے۔ ہم نے اس پر بھی آمنا کہا۔ آپ نے فرمایا میں نبی بھی ہوں اور امتی بھی ہوں۔ ہم نے اس پر بھی آمنا کہا۔ خلاصہ یہ کہ حضرت نے جو کچھ دعوے کیا۔ ہم نے آمنا کہا۔ آپ نے اپنے آپ کو محمد کہا ابراہیم کہا موسے کہا عیسیٰ (مسیح موعود) کہا نوح کہا۔ مہدی کہا۔ اور جری اللہ فی حلل الانبیاء کہا کرشن فرمایا۔

ہم ان سب دعووں پر ایمان لائے۔ وجہ یہ کہ ہم نے حضرت کو راستباز مانا۔ پھر جو آپ نے فرمایا اس پر ایمان لائے۔ باقی آپ ایک مجددیت کا ذکر کرتے ہیں۔ کسی زمانہ میں جب ازالہ اوہام چھپا تھا۔ ہمارا عقیدہ تھا۔ اور ہم تیار تھے۔ کہ اگر حضرت دعوے فرماتے۔ کہ ناسخ شریعت محمدیہ ہوں تو ہم یہ بھی ماننے کو تیار تھے۔ مجھے خود حضرت مولانا مولوی نورالدین رضی اللہ تعالے خلیفۃ المسیح اول نے فرمایا تھا۔ کہ ایک شخص نے مجھ سے پوچھا۔ کہ اگر حضرت مرزا صاحب نے یہ دعوے کر دیا۔ کہ میں ناسخ شریعت محمدیہ ہوں۔ تو آپ کیا کریں گے۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ میں نے کہا کہ اگر ایسا ہوا۔ تو میں سمجھوں گا۔ کہ مسیح بنی اسرائیل کا آخری نبی تھا۔ اور محمد رسول اللہ بنی اسمٰعیل کا۔ اور یہ ایک نیا سلسلہ شروع ہو گیا ہے اس سے آپ خیال فرما سکتے ہیں۔ کہ ہم کس حد تک تیار تھے۔ اس لئے یہ کہنا کہ ہم نے مجدد ہونے پر بیعت کی۔ یہ غلط ہے ہم نے حضرت کی بیعت کی۔ کہ جس کو خدا کی بیعت سمجھا۔ ید اللہ فوق ایدیھم۔ کیونکہ اصل میں ہم نے مرزا غلام احمد کی بیعت نہ کی تھی۔ بلکہ اللہ تعالے کی بیعت کی تھی۔ اور اللہ تعالے کی بیعت کا واسطہ تھا۔ چنانچہ بیعت کے الفاظ اس کے شاہد ہیں۔ کہ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ یہ نہیں۔ کہ میں احمد کی بیعت کرتا ہوں۔ یہ بیعت دراصل خدا کی بیعت اور خدا سے عہد تھا اور ہے۔ اور پھر اب تک یہ طرز رہی کہ جب بھی کسی شخص نے بیعت کی۔ تمام مجلس بھی حضرت کے ہاتھ پر ہاتھ اسی طرح رکھ دیتی تھی کہ جو قریب ہوتے تھے۔ وہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیتے تھے۔ دوسرے ہاتھ رکھنے والوں کی پیٹھ پر ہاتھ رکھکر تمام الفاظ بیعت بولتے جاتے۔ اسی طرح گویا ہر دفعہ نئی بیعت کرتے۔ پس اگر آپ کے کہنے کے بموجب ہم نے مجددیت پر بیعت کی تو وقتاً فوقتاً جو بھی حضرت دعویٰ فرماتے رہے۔ اس دعویٰ کی بھی بیعت کرتے رہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے قرآن کریم کا تدبر سے مطالعہ نہیں کیا اور غور سے حدیث پر نظر نہیں ڈالی۔ اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کو غور اور نظر تعمق سے پڑھا۔ ہم تو حضرت کے تمام دعاوی پر ایمان لائے۔ اور حضرت کے درجہ کو نہ بڑھاتے ہیں اور نہ گھٹاتے ہیں۔ ہم ٹکڑوں کو نہیں لے بیٹھتے۔ کیونکہ تُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ پر ہمارا عمل نہیں۔ ہم نے مجموعۃً جو کچھ بھی حضرت نے فرمایا اس پر آمنا کہا۔ اور یہی ہمارا ایمان ہے۔ معلوم نہیں آپ کو نبوت پر کیوں جھجک ہے۔ حضرت رسول کریم کی اتباع میں نبوت کا سلسلہ جاری رہنے سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت ثابت ہوتی ہے۔ اور ایسا نہ ہونے سے ہتک۔ باقی اس بارے میں اتنا لکھا جا چکا ہے۔ کہ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں اللہ تعالےٰ آپ کو راہ راست کی ہدایت دے۔

راقم محمد علی خاں

اخبار و افکار

موجودہ گرانی کے اسباب

(۱)

اس وقت کیفیت کیا ہے

اگست ۱۹۳۹ء میں یعنی جنگ شروع ہونے سے چند دن قبل ہندوستان میں ریزرو بنک آف انڈیا کے کل ۱۷۹ کروڑ روپیہ کی مالیت کے نوٹ چل رہے تھے لیکن ۱۲ر فروری ۱۹۴۳ء کو نوٹوں کی مقدار ۶۰۹ کروڑ روپیہ تھی۔ گویا ۲۴۰ فیصدی کا اضافہ ہو گیا۔ اس کے بالمقابل اگر اشیاء کی قیمتوں کا تجزیہ کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ قیمتوں میں اضافہ بھی کم و بیش اسی نسبت سے ہوا ہے۔ چنانچہ کلکتہ اور بمبئی کے انڈکس نمبر یہ ہیں:۔

کلکتہ سنہ ۱۹۱۴ء = ۱۰۰ (بنیادی سال)
۱۹۳۹ء = ۱۰۰
فروری ۱۹۴۳ء = ۲۵۰

بمبئی سنہ ۱۹۱۴ء = ۱۰۰
۱۹۳۹ء = ۱۰۳
نومبر ۱۹۴۲ء = ۲۴۹

(نوٹ:۔ گو یہ ان دو بڑے شہروں کے مستند اعداد و شمار ہیں۔ لیکن مجھے ذاتی طور پر ان سے اتفاق نہیں اپنے ماحول کے تأثرات کی بناء پر میرا ذاتی خیال ہے کہ قیمتوں میں اضافہ خواہ ضروریات زندگی ہوں یا اشیائے آرام و آسائش۔ چار گنا سے کم کسی صورت میں نہیں ہوا۔ صرف گیہوں کی مثال ہی کافی ہے ۱۹۳۹ء میں اگر اڑھائی روپیہ من بکتی تھی۔ تو اب دس روپیہ فی من ہے۔ گویا اس وقت اسکی قیمت چار گنا زیادہ ہے۔

لیکن چونکہ ان مسائل پر جو آئندہ زیر بحث آئیں گے۔ گرانی کی مقدار کی کمی یا بیشی کا زیادہ اثر نہیں پڑتا۔ اس لئے ہم اسکے بے تعلق سمجھ کر نظر انداز کرتے ہیں۔)

ہندوستان میں کرنسی کا پھیلاؤ

ان اعداد سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت نے "انفلیشن" یعنی کرنسی کو پھیلانے کی پالیسی اختیار کی۔ لہذا روپیہ کی قوت خرید کم ہو گئی۔ اور قیمتیں بڑھ گئیں۔ لیکن جیسا کہ ہم آگے چل کر بیان کریں گے۔ موجودہ گرانی کے اسباب زیادہ تر اور ہیں۔ یہ بواعث "حقیقی اسباب" اور "نفسیاتی اسباب" کی ذیل میں بیان ہونگے

سردست ہم اس بحث کو لیتے ہیں۔ کہ کرنسی کا پھیلاؤ کس حد تک اس کا باعث ہے۔ اس مضمون کو سمجھنے کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ ہندوستان میں نوٹوں کے اجراء کے طریق پر کچھ روشنی ڈالی جائے۔ اور دیکھا جائے۔ کہ نوٹوں کی مقدار میں جو اڑھائی گنا اضافہ ہوا ہے۔ آیا وہ ریزرو میں (جو نوٹوں کے پیچھے رکھا جاتا ہے) کسی اضافہ کے بغیر عمل میں لایا گیا ہے۔

نوٹوں کے اجرا کا طریق!

ہندوستان میں نوٹ ریزرو بنک آف انڈیا جاری کرتا ہے۔ اور یہ نوٹ جاری کرنے والے ہر بنک کے لئے قاعدہ کے طور پر ضروری ہوتا ہے کہ نوٹوں کو چاندی یا سونے میں بدلنے کے لئے خزانہ جمع رکھے۔ جسے ریزرو کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اگر ریزرو نہیں ہوگا۔ اور نوٹوں کے بدلے میں سونا چاندی نہیں ملیگا تو نوٹ سفید کاغذ کے پرزے سے بھی بدتر ہونگے۔ اس لئے کہ صاف کاغذ تو لکھنے کے کام آ سکیگا۔ لیکن منقوش پرزہ وہ کام بھی نہ دے سکیگا۔ البتہ بچوں کی تفریح کا سامان ضرور بن سکیگا۔

ریزرو بنک نوٹوں کے پیچھے ریزرو میں سونا۔ سونے کے سکے۔ سونے کے تمسکات چاندی کے روپے اور حکومت ہند کے تمسکات رکھتا ہے۔ تمسک وہ اقرار نامہ ہوتا ہے۔ جو قرض کی سند میں قرضدار قرضخواہ کو لکھ کر دیتا ہے۔ جس میں ادائیگی روپیہ کا طریق اور وقت لکھا جاتا ہے۔ لہذا سونے کے تمسکات رقم کی ادائیگی کے متعلق وہ "اقرار نامے" ہیں۔ جو ہندوستان کو برطانیہ سے سٹرلنگ کی صورت میں واجب الوصول ہیں۔

حکومت ہند رعایا سے قرض لیتی ہے۔ اور قرض دینے والوں کو تمسک یا بانڈ دیتی ہے یہ حکومت ہند کے تمسکات کہلاتے ہیں۔ ریزرو بنک ان تمسکات کو بھی ایک خاص نسبت سے بطور ریزرو رکھتی ہے۔

مندرجہ بالا ضمنی امور کے سمجھ لینے کے بعد واضح ہو۔ کہ ریزرو بنک کے لئے ضروری ہے کہ ریزرو میں سونے کی نسبت (سونے کے سکے اور سونے کے تمسکات ملاکر) کل نوٹوں کی رقم کے مقابلہ میں چالیس فیصدی سے کم نہ ہو۔ اسی طرح یہ شرط بھی ہے کہ ریزرو میں حکومت ہند کے تمسکات کل نوٹوں کی رقم کے پچیس ۲۵ فیصدی یا پچاس کروڑ روپیہ سے زیادہ قیمت کے نہ ہوں۔ مثلاً اگر نوٹوں کی کل رقم ۲۲۰ کروڑ ہے۔ تو ریزرو میں حکومت ہند کے تمسکات زیادہ سے زیادہ ۵۵ کروڑ کے رکھے جا سکتے ہیں۔ اگر کل نوٹوں کی رقم ۱۸۰ کروڑ ہے۔ تو زیادہ سے زیادہ پچاس کروڑ کے۔ لیکن اب یہ شرط فروری ۱۹۴۱ء کے ایک آرڈیننس کی رو سے اڑا دی گئی ہے چنانچہ اب حکومت ہند کے تمسکات کل اثاثہ کا انتیس ۲۹ فیصدی ہیں۔

اس تشریحی تمہید کے بعد ہمیں یہ دیکھنا ہے۔ کہ آیا ریزرو بنک نوٹوں کی رقم بڑھانے میں صحیح اور صائب پالیسی پر قائم تھا یا نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ ایسا کرنے میں حق بجانب تھا۔ اس لئے کہ آغاز جنگ سے سونے کے تمسکات کی مقدار ۵۹ کروڑ روپیہ سے ۲۷۶ کروڑ روپیہ تک پہنچ گئی۔ یہ مقدار کیوں بڑھی۔ بدیں وجہ کہ اتحادیوں نے بہت

بڑی مقدار میں ہندوستان سے مال خریدا۔ علاوہ ازیں جاپان کے خلاف دفاع کے لئے برطانیہ کو ہندوستان میں بہت سے اخراجات برداشت کرنا پڑے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ برطانیہ ہندوستان کا مقروض ہوگیا۔ یا بالفاظ دیگر سٹرلنگ کے تمسکات کی مقدار بہت بڑھ گئی۔ ان تمسکات کی مالیت بڑھنے سے ریزرو بنک قانونی طور پر زیادہ مالیت کے نوٹ جاری کرسکتا تھا۔

سونے کے تمسکات میں اس قدر اضافہ کا ایک بہت بڑا فائدہ ہندوستان کو یہ بھی پہنچا ہے۔ کہ وہ غیر ملکی قرضہ سے سبکدوش ہوگیا ہے۔ ہندوستان کے ذمہ ۳۴۵ کروڑ روپیہ غیر ملکی قرض تھا۔ جو تجارت برآمد میں وسیع اضافہ کے نتیجہ میں جمع شدہ سٹرلنگ کی شکل میں ادا ہوگیا۔ اب ہندوستان نہ صرف مقروض نہیں رہا۔ بلکہ ۲۷۰ کروڑ روپیہ تک برطانیہ کا قرضخواہ بن گیا ہے۔

کرنسی کا پھیلاؤ کیوں گرانی کا باعث نہیں

ہم نے ابتدا میں بیان کیا تھا۔ کہ ۱۹۳۹ء میں ۱۷۹ کروڑ روپیہ کے نوٹوں کے بالمقابل فروری ۱۹۴۳ء میں ۶۰۰ کروڑ روپیہ سے زائد کے نوٹوں کا گردش میں آجانا بادی النظر میں موجودہ سخت گرانی کی دلیل ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ بات درست نہیں۔ اسلئے کہ

(۱) جنگی ضرورتوں کی وجہ سے ہندوستان میں تجارت وصنعت اس قدر وسعت اختیار کرگئی ہے۔ کہ اس کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے زیادہ نقدی کا ہونا ضروری ہے۔ تجارت کی مقدار Volume of Business جسقدر بڑھیگی۔ کرنسی کی اسی قدر زیادہ ضرورت ہوگی۔ روز افزوں فوجوں کی تنخواہیں۔ لاکھوں مزدوروں اور ملازمین کی اجرتیں۔ برما وغیرہ کے تخلیہ کنندگان کی ضروریات اس امر کی مقتضی تھیں۔ کہ کرنسی کو جائز حد تک پھیلنے کا موقع دیا جائے۔

(۲) جنگ سے قبل جبکہ نوٹوں کی مقدار صرف ۱۸۰ کروڑ روپیہ کے قریب تھی۔ چاندی کا روپیہ بھی بہت بڑی مقدار میں چلتا تھا۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ چاندی کے روپے ۲۰۰ اور ۳۰۰ کروڑ کے درمیان تھے۔ لیکن ۱۹۴۰ء میں جب چاندی کے روپیہ کو لوگوں نے دبانا شروع کیا۔ تو اس کی مقدار بہت کم ہوگئی۔ گویا روپیہ کی ایک معتد بہ مقدار گردش میں نہ رہی۔

(۳) بنکوں کا نقد اثاثہ بہت بڑھ گیا۔ چنانچہ فروری ۱۹۴۳ء میں بنکوں کے پاس نقد ریزرو ۶۴ کروڑ روپیہ تھا۔ درآنحالیکہ جنگ شروع ہونے کے وقت یہ صرف ۳۲ کروڑ تھا۔ علاوہ ازیں تجارتی اور صنعتی فرمیں بھی اپنا کیش ریزرو زیادہ رکھنے لگ گئیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ لوگ گھروں میں بھی اپنی روزمرہ کی ضروریات کے لئے نقدی امن کے زمانہ کی نسبت زیادہ مقدار میں جمع رکھتے ہیں۔ یہ امور بھی ظاہر کرتے ہیں۔ کہ گرانی کا باعث "انفلیشن" نہیں۔

(۴) منافع بازی کے مالیخولیا نے بزدل قسم کے سٹہ بازوں کی ایک ایسی جماعت بھی پیدا کردی ہے۔ جو اپنے پاس روپے کی ایک خاص مقدار اس لئے جمع رکھتی ہے کہ کسی مناسب جگہ پر اسے لگا دے۔ لیکن قیمتوں کی زیادتی ایسے متذبذب منافع بازوں کو روپیہ لگانے سے روکے رکھتی ہے اور وہ روپیہ اس طرح ان کے پاس ہی جمع رہتا ہے۔

(۵) انکم ٹیکس اور زائد منافع کے ٹیکس کے سلسلہ میں تنازعات کی وجہ سے بہت بڑی رقوم یونہی بیکار پڑی رہتی ہیں۔

(۶) ریزگاری کا ہورڈنگ یعنی ریزگاری کو جمع کرکے دبا لینے سے روپیہ کی خاص مقدار گردش سے باہر ہے۔

مندرجہ بالا امور ظاہر کرتے ہیں کہ اسوقت تک جسقدر مالیت کے نوٹ جاری کئے گئے ہیں۔ ان کی بناء پر نہیں کہا جاسکتا۔ کہ ہندوستان میں "انفلیشن" کا دور دورہ ہے۔ گرانی کے حقیقی اور نفسیاتی اسباب کیا ہیں۔ یہ اگلی قسط میں ملاحظہ فرمائیے۔

ضروری اطلاع

جن خریداران الفضل کا چندہ ۲۰ اگست ۱۹۴۳ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کی خدمت میں یکم اگست کو وی۔ پی ارسال ہوں گے۔ چونکہ قلت گنجائش کے باعث اخبار میں اسموار فہرست شائع کرنا ممکن نہیں۔ اس لئے احباب کی اطلاع کا یہ طریق اختیار کیا گیا ہے۔ کہ انکے پتہ کی چٹوں پر سُرخ لکیر کا نشان لگا دیا جاتا ہے۔ اس سے احباب کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ ان کا چندہ ختم ہوچکا ہے۔ یا ۲۰ اگست تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ لہذا انہیں یکم اگست تک اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کردینا چاہیئے۔ یا وی۔ پی وصول کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

جو احباب وی۔ پی وصول کرنا نہ چاہیں۔ وہ قبل از وقت اطلاع دے دیں۔ جو دوست نہ قبل از وقت اطلاع دیں گے۔ اور نہ رقم ارسال فرمائیں گے۔ ان کے متعلق یہی سمجھا جائے گا۔ کہ وہ وی۔ پی وصول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اگر کوئی دوست اس واضح اعلان کے باوجود وی۔ پی واپس کردیں گے۔ ان کے متعلق ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہوں گے۔ کہ انہوں نے عمداً الفضل کو نقصان پہنچایا ہے۔

احباب سے گذارش ہے۔ کہ اب چندہ کی ادائیگی میں غفلت سے کام لینے کا وقت نہیں۔ ہماری مالی مشکلات بڑھ چکی ہیں۔ اور روزمرہ کی ضروریات کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ لہذا احباب کو چندہ کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار فرمانی چاہیئے۔ نیز کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ بجائے اقساط کے سالانہ چندہ یکمشت ادا ہو۔

الفضل روزانہ نہ پہنچنے کے متعلق شکایات

بعض احباب کی طرف سے یہ شکایات موصول ہوئی ہیں کہ انہیں الفضل روزانہ نہیں ملتا۔ بلکہ دو دو تین تین پرچے اکٹھے ملتے ہیں۔ اس کا باعث کسی حد تک تو یہ بھی ہے کہ جنگ کے باعث ڈاک کا انتظام اب اتنا اچھا نہیں رہا۔ جتنا امن کے زمانہ میں تھا۔ لیکن احباب کو چاہیئے۔ کہ ایسے امور کے لئے اپنے ڈاکخانہ کو توجہ دلائیں۔ اگر ایک سے زیادہ پرچوں پر قادیان کے ڈاکخانہ کی ایک ہی دن کی مُہر ثبت ہو۔ تو پھر ہمیں لکھیں۔ ہم مقامی ڈاکخانہ کو اس بارے میں توجہ دلا کر اس خرابی کا ازالہ کرانے کی کوشش کریں گے۔

منیجر الفضل قادیان

مشرق و مغرب کی تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

پشاور ۱۶ر جولائی ہز مجسٹی ظاہر شاہ شاہ افغانستان نے مندرجہ ذیل پیغام "یوم آزادی" پر پریذیڈنٹ روزویلٹ کو بھیجا۔ "میں امریکہ کے یوم آزادی کے سلسلے میں آپ کو تہ دل سے مبارکباد دیتا ہوں۔ میں اس پیغام کے ذریعہ آپ کی فلاح اور امریکن قوم کی بہتری کے لئے دعاگو ہوں"

واشنگٹن ۱۶ر جولائی مسٹر ونڈل ولکی نے اعلان کیا۔ کہ وہ امریکن سینٹ کے آئندہ انتخابات میں صدارت کے لئے صدر روزولٹ کا پھر مقابلہ کریں گے پچھلے انتخاب میں بھی صدر روزولٹ کا مقابلہ کیا تھا۔

لنڈن ۱۶ر جولائی باطوم کی روسی بندرگاہ میں جہازوں کشتیوں۔ اگن بوٹوں اور برق رفتار سٹیمروں اور طیاروں کا زبردست اجتماع ہو رہا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی روسی پیراشوٹ فوج کے ہزاروں سپاہی باطوم میں پہنچ چکے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ سلونیکا اور جزائر ڈوڈیکانیز پر اتحادی فوجوں کے حملے کے ساتھ ہی روسی جہاز اور طیارے بلغاریہ اور رومانیہ کی بندرگاہوں میں فوجیں اتارنے کی کوشش کریں گے۔ تاکہ وہ اتحادی فوجوں کے ساتھ الحاق قائم کر کے محوریوں کے خلاف خوفناک محاذ قائم کر سکیں لیکن اتحادی دوائر اس سلسلہ میں کامل خاموشی سے کام لے رہے ہیں۔

نئی دہلی ۱۶ر جولائی ہز ایکسلنسی وائسرائے ہند ۲ اگست کو کونسل آف اسٹیٹ اور مرکزی اسمبلی کے مشترکہ اجلاس میں تقریر کریں گے۔

انقرہ ۱۶ر جولائی بحیرہ اسود میں پچھلے ہفتہ ایک چھوٹے ترکی جہاز پر ایک اطالوی آبدوز نے گولہ باری کی تھی جس کی وجہ سے یہ جہاز غرق ہو گیا تھا۔ اور اس کے جہازیوں کو ایک دوسرے ترکی جہاز نے بچایا تھا حکومت ترکیہ نے اس سلسلہ میں حکومت اٹلی سے احتجاج کیا تھا اور ہرجانے کا دعویٰ کیا تھا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ اطالوی سفیر نے اپنی حکومت کی طرف سے اظہار معذرت کر دیا ہے۔ اور حکومت اطالیہ نے ہرجانہ دینا منظور کیا ہے

چنگ کنگ ۱۶ر جولائی صوبہ شانسی کے جنوب مغرب میں منچیوان کے شہر کے لئے چینی اور جاپانی فوجوں میں خوفناک جنگ جاری ہے۔ اس رقبہ میں جاپانیوں نے چینی مورچوں پر نیا حملہ شروع کر دیا ہے۔ تھیان چن کی پہاڑیوں میں بھی جنگ جاری ہے۔

انقرہ ۱۶ جولائی حکومت ترکیہ نے ایک اعلان کے ذریعہ تمام غیر ملکی باشندوں کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے نام پولیس کے پاس رجسٹرڈ کرائیں۔ اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف شدید اقدام کیا جائے گا۔ اور ایسے لوگوں کے پاسپورٹ ضبط کر لئے جائیں گے۔

جمیکا ۱۸ جولائی جمعہ کے دن جمیکا (غرب الہند) میں زبردست بھونچال آیا۔ جس کی وجہ سے زبردست نقصان پہونچا۔ ضلع بالا کالاوا کو خاص طور پر شدید نقصان پہنچا۔

لنڈن ۱۸ جولائی آجکل سویڈن میں بہت سی جنگی مشقیں کی جارہی ہیں۔ چند دن پہلے یہ اطلاع ملی تھی۔ کہ ملک کا آدھا حصہ بالکل مسلح ہو چکا ہے۔ اب حکومت کے ذمہ دار ارکان باقی ماندہ حصوں کو بھی مسلح کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۸ جولائی جاپانیوں کا بیان ہے کہ جنوبی بحرالکاہل میں ایک زبردست جنگ ہونے والی ہے۔

امرتسر ۱۸ جولائی حکومت پنجاب نے مقامی میڈیکل سکول کو اس سال ڈگری کالج بنا دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ لہذا آئندہ طلباء کو ایم۔ ایل۔ ایس کے بجائے ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کورس کے لئے داخل کیا جائے گا۔

لنڈن ۲۰ جولائی کل دن کے وقت امریکن طیاروں نے روم پر تین زبردست حملے کئے۔ پہلا حملہ گیارہ بجکر ۱۳ منٹ پر سینٹ لورنزو کے یارڈوں پر کیا گیا۔ دشمن کی ہوا مار توپوں نے کافی سرگرمی دکھائی مگر بے سود۔ بہت کم فائٹر مقابلہ پر آئے سب امریکن طیارے اپنے اڈوں پر واپس پہونچ گئے۔ اس کے ۴۵ منٹ بعد لٹوریو کے مارشلنگ یارڈوں پر حملہ کیا گیا اور تیسرا شان پینو کے ہوائی اڈہ پر۔ لٹوریو پر شدید ترین حملہ ہوا۔ اس پر ۳۰۰ سو ٹن بم گرائے گئے یہ اٹلی کا سب سے بڑا ریلوے جنکشن ہے۔ حملہ سے پہلے شہر پر اشتہار پھینکے گئے تھے جن میں لکھا گیا تھا۔ کہ حملہ آور طیاروں کو خبردار کر دیا گیا ہے۔ کہ وہ شہر کی مذہبی اور کلچرل یادگاروں کو کوئی نقصان نہ پہنچائیں۔ حتیٰ کہ اگر کسی بم کے کسی فوجی ٹھکانے پر گرنے میں کوئی شبہ ہو تو بم نہ گرائیں۔ اور صرف اہم فوجی ٹھکانوں کو ہی نشانہ بنایا جائے

ماسکو ۲۰ جولائی اوریل کے محاذ پر اب جرمن زیادہ سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ روسی فوجیں چار میل آگے بڑھ گئی ہیں۔ کل جرمنوں نے بارہ جوابی حملے کئے۔ مگر روسیوں نے سب کو ناکام کر دیا۔ روسیوں نے شمال میں ۵۰ مشرق میں ۴۰ اور مغرب میں بیس بستیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ کل ۲۰۷ جرمن ٹینک برباد کئے گئے اور ۹۷ طیارے جرمن ہائی کمانڈ کے بیان کے مطابق روسیوں کا موسم گرما کا حملہ شروع ہو چکا ہے اور اب تک روس میں ایسی سخت لڑائی نہیں ہوئی تھی۔

لنڈن ۲۰ر جولائی سالومنز میں کولمبنگارا کے پاس سمندری لڑائیاں ہوئیں اتحادی طیاروں کے ایک دستہ نے دشمن کے تین ڈسٹرائروں پر حملہ کر کے ایک کو یقینی طور پر ڈبو دیا گیا۔ اور دو ڈسٹرائروں کو نقصان پہنچایا۔ منڈا کے ہوائی میدان کے پاس امریکن سپاہی دشمن کی چوکیوں کے گرد گھیرا اور تنگ کرتے جا رہے ہیں۔ اس اڈے پر پچھلے ہفتہ میں ۱۶۰ ٹن بم گرائے گئے۔

لنڈن ۲۰ر جولائی سسلی میں آٹھویں برطانی فوج دشمن کی طرف سے شدید مزاحمت کے باوجود آگے بڑھتی جا رہی ہے۔ اور اب کٹانیہ سے صرف تین میل دور ہے۔ دشمن اس علاقہ میں سخت مقابلہ کر رہا ہے۔ اطالوی فوج کے دستے آکر قیدی بن رہے ہیں۔ اس وقت تک ۳۵ ہزار محوری قیدی ہو چکے ہیں۔ امریکہ و کینیڈا کی فوجیں وسطی محاذ پر پیشقدمی کر رہی ہیں۔

لاہور ۱۹ر جولائی پنجاب گورنمنٹ نے ان فوجیوں کو جنہیں بہادری کے تمغے ملے ہیں مفت زمینیں دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جن فوجیوں کو مرنے کے بعد بہادری کا تمغہ دیا گیا ہے۔ ان کے ورثاء کو زمین دی جائے گی۔

لنڈن ۱۸ر جولائی قاہرہ ریڈیو سے یہ اطلاع نشر کی گئی ہے۔ کہ جرمنوں نے کریٹ میں پچاس اشخاص کو موت کی سزا دی ہے۔ یہ لوگ جرمنوں کے پاس یرغمال کے طور پر تھے۔ کہ انہوں نے اتحادیوں کے حالیہ حملے کے دوران میں برطانوی فوجی دستوں کو امداد دی تھی۔

لاہور ۱۸ر جولائی آل انڈیا مسلم لیگ ڈیفنس کمیٹی جو نواب محمد اسماعیل خان چیئرمین مسٹر ذاکر علی اور چوہدری خلیق الزمان پر مشتمل ہے۔ کل صبح لاہور پہنچی اور رات کے دس بجے عازم پشاور ہو گئی۔ تاکہ وہاں انتخابات کے سلسلے میں مسلم لیگ کا پراپیگنڈا کر سکے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر